

رسائل وسائل

ٹلی ویٹن کے ذریعے نمازِ تراویح؟

سوال: رمضان میں جب حرم شریف سے نمازِ تراویحؐ ظلی وی پر دکھائی جاتی ہے تو اس ایمان افروز منظر کو دیکھ کر دل چاہتا ہے کہ میں کمرہ بند کر کے قبلہ رو ہو کر اس امام کے پیچے نفل نماز کی نیت باندھ لوں۔ کیا اس طرزِ عمل کی کوئی گنجائش نکل سکتی ہے؟

جواب: اس صدری کو بجا طور پر ابلاغ اور بر قی تسلی کیوں کیوں لیکر کیا جاتا ہے کیونکہ پیغامِ رسانی ہو یا سفر، یا معاشری معاملات میں کاروباری معابدات، ہر اہم سرگرمی کی تسلی بر قی آلات کی مدد سے کم سے کم وقت میں دنیا کے کسی بھی گوشے میں ممکن ہے۔

عموماً رمضانِ کریم میں یا پھر نمازوں کے اوقات میں بعض ظلی وی چینیں حرمؐ مکہ مکرمہ یا حرمؐ مدینہ منورہ سے برادرست نشیریات دکھاتے ہیں۔ اس روح پر و منظر کو دیکھ کر انسان سوچتا ہے کہ جو لوگ حرم میں عبادت میں معروف ہیں اور عبادت کا ماءِ گناہ یادہ ثواب کمار ہے ہیں، گوئیں دُور بیٹھا ہوں کیوں نہ ظلی وی کے ذریعے ان کی امامت میں ان کے ساتھ شاہیں ہو کر اجر کا طلب گار بنوں! اس لیے آپ نے جس خواہش کا اظہار کیا ہے، وہ سمجھ میں آتی ہے، تاہم اس سوال کے کئی غور طلب پہلو ہیں۔

پہلی غور طلب بات یہ ہے کہ اگر رمضانِ کریم میں آپ کے قریب کی مسجد میں یا کچھ فاصلے پر ایک عظیم مسجد الجامع میں ایک اچھے قاری صاحب تراویح پڑھا رہے ہوں تو کیا اسکی صورت حال میں اس مسجد میں جا کر پھر نصیل شرکت اور بدینی عبادت کے اجر کے حصول کی کوشش افضل ہو گی یا ظلی وی کے سامنے کھڑے ہو کر نماز ادا کرنا؟ ایک زندہ موجود اور معمول امام کی موجودگی میں دیگر افراد

کے ساتھ جماعت میں شریک ہو کر نماز کی ادا بھی بہتر ہو گی یا ایک ہزار میل کے فاصلے پر ہونے والی نماز کی ہمیہ کے چیچے نماز پڑھنا زیادہ بہتر ہو گا یا عملاً ایک مسجد میں دیگر افراد کے ساتھ شامل عبادت ہونا؟ گویا اگر دونوں شکلیں جائز ہوں، تب بھی اُنہی کے چیچے نماز اور بذاتِ خود مسجد میں نماز باجماعت میں کوئی مقابلہ نہیں کیا جاسکتا اور عقلاءً بذاتِ خود مسجد میں نماز ادا کرنا ہر لحاظ سے افضل ہو گا۔

اب سوال کے درمیان پہلو کی طرف آتے ہیں۔ کیا اُنہی پر بننے والی ہمیہ کی حیثیت ایک حقیقی اور موجود امام کی ہو گی؟ اگر ایسا ہے تو کیا صرف حرم شریف میں امامت کرنے والے امام صاحب کی امامت میں نماز پڑھی جائے گی، جب کہ ایسی ہی شکل ایک ملک یا شہر میں بھی ہو سکتی ہے کہ پورے شہر یا پورے ملک کے نمازی ایک مرکزی امام صاحب کی امامت میں جن کی قرأت مثالی ہو، اپنے اپنے گروں میں، یا مساجد میں محراب میں اُنہی کا راستہ اپنی نمازیں ادا کر لیں؟ اس میں مسجد کی شرط بھی نہیں ہو گی اور نہ گمر سے باہر کھینچ جانا ہو گا، بلکہ نہ صرف ایک شخص خود بلکہ تمام اہل خانہ بھی اُنہی دو امامت میں گمراہی نماز ادا کر لیں گے۔

ممکن ہے اس بات میں مبالغہ نظر آئے لیکن اگر حرم شریف سے تلاوت کرنے والے یا امامت کرنے والے کی امامت میں نماز درست ہو سکتی ہے تو پھر جیسے اُپر عرض کیا گیا ایسا کیوں نہ کیا جائے۔ گویا ایسا ممکن نہیں، اس لیے کہ ابلاغی آلات کی سہولت، ایک مسلمان کو عبادات کے بدنی پہلو سے، اور نماز کے حوالے سے استقبال قبلہ، مسجد میں اجتماعیت اور شرکت کے احساس کا بدل نہیں ہو سکتی۔

یہ بات بھی پیش نظر ہے کہ اگر کوئی صاحبِ کھنچ تان کر کوئی منجایش بکال بھی دیں تو جن امام صاحب کی اقتداء میں ایک شخص نماز پڑھ رہا ہو گا جب اُنہی دو امام صاحب اس کے مخالف نظر آئیں گے تو کیا مقتدی اپنائی خصوصیت کی پشت پر چلا جائے گا اور پھر دوبارہ اُنہی کے سامنے آجائے گا تاکہ وہ امام کی پیری وی کر رہا ہو؟

تراویح میں جماعت کے ساتھ شرکت کرنا بدنی عبادات کے ساتھ ساتھ سمعی عبادات بھی ہے۔ لیکن اگر کسی بنا پر ایک شخص تھک گیا ہو تو وہ مسجد میں بیٹھ کر امام کی تلاوت کو بغور سن سکتا ہے اور اس کا اجر بھی نماز میں شرکت سے کم نہیں ہو گا۔ اس لیے اگر آپ کو کسی خاص قاری کی تلاوت پسند ہے تو آپ بغیر نماز کی نیت کیے جب تک چاہیں بیٹھ کر تلاوت کلام عزیز من سکتے ہیں اور مطالب پر